ہیئتی تنقید کی بنیادی افکار

ڈاکٹر غلام شبیر اسدؔ

Abstract:

"Russian Formalism in the context of the text on the basis of criticism is of vital significance. Through this, the traditional references and means of textual comprehension are altogether refuted. In this article it has been attributed to present the basic terms and types of Russian Formalism and those of its pioneers, in detail by all schools of thought. In actuality, this article is a humble effort for the comprehension of Russian Formalism."

روسی ہیئت پسندی (Russian Formalism) وہ ادبی تھیوری ہے جس نے متن کو اس کے تاریخی، سماجی اور خارجی تناظر سے الگ کرنے کا دعویٰ پہلی بار کیا اور متن کی لسانی، ہیئتی اور اسلوبی وسائل کو مرکز توجہ بنایا متن سے متعلقہ تمام روایتی نظریات کا رد پیش کیا اور متن کو خود مختار اکائی، اور خود مکتفی قرار دیا۔ غور کریں تو بیسویں صدی کے بیشتر نظریاتِ تنقید پر فارمل ازم، کے اثرات نمایاں طور پڑے۔ حقیقت یہ ہے کہ اِس ادبی تھیوری نے تنقید کو ایک نیا، مختلف اور منفرد رُخ اور مزاج دیا۔ اس نے نئ تنقید، جدیدیت، اسلوبیات، ساختیات، پس ساختیات مابعد جدیدیت، مابعد کلونیل ازم کو صرف متاثر ہی نہیں کیا بلکہ ان تمام نظریات نقد کو بنیادی فکر فراہم کی۔

فارمل ازم کا سیاق وسباق دراصل اٹھارویں اور انیسویں صدی کی تحاریک مثلاً "Constructivism" وجودیت، موجودیت، اظہاریت، مستقبلیت، فیوچرازم، امیجزم، ہیومنزم، نیو ہیومنزم سے ہیئت پسندی کا انسلاک گہرا تھا۔ جب سمبلزم نے ادب کی داخلی پیچیدگی اور مخصوص شعری زبان کے تجزیے کو موضوع بنایا تو تنقیدِ متن میں منفرد تازگی اور توضیح متن کی نئ جہت متعارف ہوئی متن کی زبان پر بحث، دونوں مکتب ہائے فکر کا بنیادی اور مشترکہ وصف تھا یہ واضح رہے کہ سمبلزم اور فارمل ازم میں گہرا رشتہ اسلوب وزبان اور زبان کے برتاؤ کا تھا۔ ڈاکٹر وزیر آغا کے مطابق:

> ”ابتداً اس مکتب نے (جو Opayaz کے نام سے مشہور ہوا) علامت نگاری کی تحریک سے یہ بات اخذ کی کہ فارم یا ہیئت ایک ایسی خودکار اور خود کفیل شے ہے جو

☆ ڈاکٹر غلام شبیر اسدؔ، شعبہ اردو ادبیات، گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج جھنگ۔

> اپنے خاص آہنگ اور تلازماتی ذرائع کی مدد سے زبان کو اس کی عام معنیاتی سطح سے اوپر اٹھا لینے پر قادر ہے۔''(۱)

حقیقت یہ ہے کہ روسی ہیئت پسندی نے بہت جلد اپنی فکری راہیں سمبلزم سے الگ کر کے ادبی حقائق کی توضیح کے لیے سائنسی نکتہ نظر تشکیل دیا اور متن میں استعمال شدہ زبان کی سائنسی تفتیش کو مطمحِ نظر بنایا۔ اس طریقِ قرات کا موضوع و معانی یا متن یا خالقِ متن سے کوئی سروکار نہ تھا۔ ہیئت پسندوں نے متن کو جمالیاتی، اخلاقی اور ثقافتی سوانحی، تاریخی حوالوں سے یکسر واگزار کرایا اور متن اساس زبان کو بروئے کار لانے کی تدبیروں (Devices) کو ادبیت کی بنیاد قرار دیا۔ ڈاکٹر وزیر آغا نے ہیئت پسندی کا فکری رشتہ سمبلزم سے جوڑا تھا مگر ناصر عباس نیر کے خیال میں ہیئت پسندی فکری اعتبار سے جدیدیت سے منسلک تھی لکھتے ہیں:

> ''روسی ہیئت پسندی مزاجاً جدیدیت کی اس ہمہ گیر تحریک سے منسلک ہے جو عمرانی اور ادبی فکر کو سائنسی منہاج میں ڈھالنے سے عبارت ہے چنانچہ یہ اپنے آغاز میں ان نظریات سے دست و گریباں ہوئی، جو ادب کے بارے میں رومانی، پُراسراریت کے حامل اور ادھر اُدھر سے ترکیب دیے گئے (Eclectic) خیالات کا مجموعہ تھے روسی ہیئت پسندی ادبی مطالعے کو سائنس کی مانند معروضی اور منظم بنانے کی موید ہے اور ادب کی حقیقت یا ادبیت کے قابل محسوس پہلوؤں کو ضابطہ بند کرنے کی علمبردار ہے۔''(۲)

فکری اعتبار سے ہیئت پسندی کا سیاق و سباق جو بھی ہو ایک بات طے ہے کہ اس کا بنیادی اور اساسی قضیہ ادبیت تھا جو زبان، پر استوار تھا اس کے نزدیک جذبات، تصورات اور عمومی حقائق کوئی حیثیت نہیں تھی بلکہ متن کا معنوی پہلو، ذرائع اظہار (Devices) کو مائل بہ حرکت کرنے کے لیے محض سیاق و سباق فراہم کرنے کی سرگرمی انجام دیتا ہے ہیئت پسندوں نے ہمیشہ متن کی شرح کے روایتی حربوں سے یکسر گریز کیا ان کا بنیادی مقصد یہ رہا کہ:

> ''ایسی مثالیں یا مفروضے (سائنسی روح کے ساتھ) تشکیل دیئے جائیں جن کے ذریعے یہ وضاحت کی جا سکے کہ ادبی تدبیروں (Devices) کے ذریعے کس طرح جمالیاتی اثرات پیدا کیے جاتے ہیں اور یہ کہ ''ادبی'' شکل کس طرح ''اضافی ادبی'' سے مختلف بھی ہے اگرچہ جدید نقاد ادب کو انسانی فہم و فراست کی ہی ایک شکل سمجھتے تھے مگر فارملسٹس کے خیال میں یہ زبان کا ایک طرح سے مخصوص استعمال کا نام ہے۔''(۳)

آغاز و ارتقاء: روسی ہیئت پسندی کی تعلیمات و نظریات کی بنیاد انقلاب روس (اکتوبر ۱۹۱۲ء) سے پہلے ۱۹۱۵ء Moseow Linguistic Circle کی صورت میں رکھی جا چکی تھی اس کا محرک فیوچرازم گردانا جاتا ہے ہیئت پسندی وہ ادبی تھیوری ہے جسے لسانی مطالعات کے تین مکتبہ ہائے فکر کے مفکرین کے خیالات کا نتیجہ قرار دیا جاتا ہے ان میں پہلا ماسکو لنگواسٹک سرکل ہے جس کی بنیاد ۱۹۱۵ء میں رکھی گئی اور اس سرکل کا بنیاد گزار اور سربراہ رومن جیکب سن (Roman Jakobson) (۱۹۸۲ء۔۱۸۹۶ء) تھا۔(۴) روسی ہیئت پسندوں میں اہم ترین اور معروف ترین نام رومن جیکب سن کا ہے۔ دوسرا مکتب Opojaz جو دراصل The society for the study of poetic Language یعنی ''انجمن برائے مطالعہ شعری زبان'' کا مخفف ہے اس کے اہم ترین مفکر و ماہر وکٹر شکلووسکی (Viktor Shklovsky) ہیں Opojaz کو سنیٹ پیٹر برگ میں ۱۹۱۶ء میں قائم کیا گیا۔(۵) رومن جیکب سن ۱۹۲۰ء میں چیکوسلواکیہ چلا گیا جہاں اس نے ۱۹۲۶ء میں پراگ لنگوسٹک سرکل قائم کیا۔(۶) اسی مکتب کے سبب سے ہیئت پسندی اور ساختیات کے مابین فکری اشتراکات کی راہ ہموار ہوئی اس سرکل کے رومن جیکب سن کے علاوہ سرگرم اور اہم ترین ارکان جان مکاروسکی (Jon Mukarovsky) اور رینے ویلک (Rene Wellek) تھے Opojaz اور ماسکو لنگوسٹک سرکل کے مفکرین بنیادی طور پر ادبی مؤرّخین اور ماہرین لسانیات تھے۔ ان میں بورس ایخن بام (Boris Eikhenboum) وکٹر شکلووسکی (victor Shklovsky) بورس توماشیوکی (Boris Tomashevsky) ایم ایم باختن (M M Bakhtin)، یوری تینانوف (Yuri Tynyanov) اور اوسپ برک (Osip Brik) کے نام اہم اور قابلِ ذکر ہیں۔ ہیئت پسندوں کا ساتھ دینے والوں میں مستقبل پسند (furturist) بھی شامل تھے۔ جنہوں نے جنگِ عظیم اوّل ۱۹۱۴ء سے پہلے کی فنکارانہ سرگرمیوں یعنی سمبالسٹ (Smbolist) تحریک کی اذیت ناک باطن شناسی (Soul Searching) کو حرفِ غلط کی طرح مٹا دیا۔ انہوں نے علامت پسندی کی سریت کی زبردست مخالفت کی انہوں نے ''شاعر کو اسراروں کا امین'' قرار دینے والوں پر طنز کیا اور ان کا مضحکہ اڑایا اور 'مطلقیت اور سریت' کے خلاف موثر آواز بلند کی انہوں نے مطلقیت کی جگہ معروضیت پسند اور مستقبل پسند شاعر مایاکووسکی (Mayakovsky) کی مادیت پرست شاعری کو سراہا۔ غور طلب نکتہ یہ ہے کہ مستقبل پسند بھی حقیقت پسندی کے اتنے ہی مخالف تھے جتنے کہ علامت پسند تھے۔ رامن سیلڈن کے مطابق:

> ''انہوں (مستقبل پسندوں) نے شعر و ادب کی ''خود کفیل دنیا'' کا جو نعرہ لگایا تھا اس نے الفاظ کی خود میں سمائی آواز کے نمونے بنانے کی خصوصیت کو جو کہ ان کی اشیاء کی طرف اشارہ کرنے والی خصوصیت سے الگ اور نمایاں حیثیت رکھتی ہے دباؤ کا شکار کر دیا فیوچرسٹس نے اپنے آپ کو انقلاب کے پیچھے لگا دیا اور اس امر پر زور دیا

> کہ فنکار کا کردار اس میں ایک (پرولتاری) اشیائے صنعت و حرفت پیدا کرنے والے کا ہے دمیزیف (Dmitriev) نے کھلے عام کہہ دیا کہ ’فنکار اب ایک معمار اور ٹیکنیشن ہے ایک لیڈر اور نگران کارکن ہے۔ ’’(۷)

فکری بنیادیں: اس پس منظر میں روسی ہیئت پسندوں کا مسئلہ یہ تھا کہ وہ ادب کا ایسا نظریہ پیش کر سکیں جو ادیب کی تکنیکی صلاحیت اور اس کی مخصوص کرافٹ کا احاطہ کر سکے ادیب کے عوامی کردار پر جس شد و مد سے اصرار کیا جانے لگا تھا۔ اس سے انھوں نے خود کو بچایا اور ادبی وسائل اور پیرائیوں پر توجہ صرف کی۔ شکلووسکی اپنے فکری رویے میں مایاکووسکی سے کم مادیت پرست نہ تھا ادب کے بارے میں اس کا مشہور قول "The sum-total of all stylistic devies employed in it" خاصا مشہور رہوا اور روسی ہیئت پسندی کے پہلے دور کی بخوبی ترجمانی کرتا ہے۔ (۸) روسی ہیئت پسندی بطور تحریک اپنے نظری و عملی کام کے حوالے ۱۹۱۵ء تا ۱۹۳۰ء کافی متحرک رہی اور بطور خاص نظری حوالے سے کافی فعال رہی اسی عرصہ کے دوران روس میں مارکسزم، سوشلزم تحریکیں خود کو منوا رہی تھیں جن کا بنیادی قضیہ یہ تھا کہ ان میں کسی انفرادی و فکری، تخلیقی اور غیر افادی سرگرمی کو دخل نہ تھا در ایں اثنا روسی ہیئت پسندی جو فن پارے کے تئیں ایک سائنسی طرزِ فکر اور خالص ادب کی نظری بنیادوں کی جستجو میں سرگرم تھی۔ اسے دبانے کی کوشش کی گئی انقلاب روس کے بعد ہیئت پسند اپنا کام آزادانہ طور پر انجام دیتے رہے اس تحریک کی مخالفت کا دور تب شروع ہوا جب لیون ٹراٹسکی (Leon Trotsky) نے جیکب سن اور تنینانوف کے افکار کے خلاف جو ادبی مضامین ۱۹۲۴ء میں تحریر کیے جو کچھ عرصہ بعد ۱۹۲۸ء میں اشاعت پذیر ہوئے تاہم زاہڈانوف کی سماجی حقیقت نگاری کے نظریات کے سبب ۱۹۳۰ء تک پہلے ادبی بعد ازاں سرکاری مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ اسٹالن نے اس پر پابندی لگا کر اسے غیر مؤثر کر دیا اس تحریک کے قوی، زوردار اور مؤثر ہونے کا اعتراف لیون ٹراٹسکی نے بھی کیا کہ روسی ہیئت پسندی واحد نظریاتی تحریک تھی جن نے روس میں مارکسزم کی علی الاعلان مخالفت کی جرأت کی۔ سرکاری مخالفت کے سبب سے ہیئت پسندوں کو وطن بدر کیا گیا یا پھر خاموش رہنے کی تنبیہ کی گئی یہاں تک کہ ہیئت پسندوں کو اشاعتی پابندیوں کا بھی سامنا کرنا پڑا صرف ہیئت پسندی ہی نہیں اس کے ہم عصر دیگر نظریات و تصورات و مارکسزم سے متصادم تھے ان کو بھی سرکاری جبریت کی زد میں آنا پڑا۔ اصل یہ ہے کہ مارکسی تنقیدی فکر کے نظریاتی تعصب میں شدت اور عدم رواداری پہچان بن گئی تھی۔ اس لیے متعدد نظریاتِ نقد کا زیرِ عتاب آنا قدرتی امر تھا۔ ان سرکاری مخالفتوں اور پابندیوں کے باوصف ہیئت پسند فکر کی قدرتی و فطری نشو و نما جاری رہی وجہ یہ تھی کہ اس نظریے نے جدید عہد کے حاوی فکری مزاج کے تحت بنیادی سوالات اٹھائے تھے جسے ہر ایک نے ایک نئی فکر کے طور پر قبول کیا اس جدلیاتی تناظر سے ایک بات واضح ہوتی ہے کہ سیاسی جبریت پر معاونت کسی بھی ڈسکورس کو قبول یا رد کرنے میں

وقتی یا ظاہری کردار ادا کر سکتی ہے دائمی ہرگز نہیں بلکہ کسی بھی نظریے کو بار آور اور ثمر بار کرنے کے لیے دیگر تہذیبی و علمی عوامل جاندار کردار ادا کرتے ہیں۔ روسی ہیئت پسندی کی مخالفت کے باوصف زور آور ثابت ہونے کا سبب ڈاکٹر ناصر عباس نیر کے نزدیک یہ ہے۔ لکھتے ہیں:

> ''روسی ہیئت پسندی نے چوں کہ ادب کے بنیادی سوالات کو جدید عہد کے مجموعی فکری مزاج کے تحت چھیڑا تھا اور ادب کی بنیادی حقیقت یعنی ''ادبیت'' (Literarynes) کو سائنسی ضابطوں میں بیان کرنے کوشش کی تھی اس لیے روس میں اس پر سیاسی بندشیں اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں۔''(۹)

ہیئت پسندوں نے چوں کہ ۱۹۳۰ء سے پہلے اپنا اعلیٰ درجے کا فکری کام مکمل کر لیا تھا اس لیے کوئی بھی مخالفت ان کا کچھ نہ بگاڑ سکی یعنی روسی ہیئت پسندی، سماجی اختیار، غلبے یا جبریت سے بظاہر شکست کھا کر بھی مفتوح نہیں ہوئی بلکہ فاتح رہی وجہ یہ کہ یہ تحریک بعد میں آنے والی ادبی تحریکوں کی روحِ رواں ثابت ہوئی رامن سیلڈن نے اس مجموعی صورتِ حال کو یوں واضح کیا ہے لکھتے ہیں:

> ''میری دلیل یہ ہے کہ ۱۹۳۰ء میں سرکاری حمایت سے محرومی کے نتیجے میں تحریک کے خاتمے سے پہلے سماجی پہلوؤں پر غور کرنے کی ضرورت نے اس دور میں چند بہترین ادبی تخلیقات کو جنم دیا خاص طور پر ''باختن مکتب'' کی تحریروں کی صورت میں جن میں فارملسٹس اور مارکسسٹ روایات کو بہت ہی موثر طریقے سے یوں یکجا کر دیا گیا کہ اس سے بعد میں آنے والی تبدیلیوں کی پیش بینی ہوگئی زیادہ ساختیاتی (Structuralist) قسم کا فارملزم جس کا آغاز جیکب سن اور تینیانوف نے کیا تھا۔ چیک (Szech) فارملزم کی صورت میں جاری رہا (خاص طور پر پراگ لینگوئسٹک سرکل کی طرف سے) جب تک کہ نازی ازم نے اس کا خاتمہ نہیں کر دیا اس گروپ کے کچھ ارکان بشمول رینی ویلک (rene Wellek) اور رومن جیکب سن امریکہ نقل مکانی کر کے جہاں انہوں نے ۱۹۴۰ء کی دہائی کے دوران جدید تنقید (New criticism) کے فروغ پر گہرے اثرات مرتب کیے۔''(۱۰)

ترویج: ہر چند روسی ہیئت پسندی کی تحریک بظاہر ۱۹۳۰ء میں نظریاتی عصبیت یا سماجی جبریت کے نتیجے میں ختم ہوگئی تھی

مگراس کی عالمی سطح پر باقاعدہ شناخت بیسویں صدی کی چھٹی اور ساتویں دہائی میں ہوئی اس کی وجہ ہیئت پسندوں کے بنیادی افکار کے انگریزی اور فرانسیسی زبان میں تراجم تھے۔ تراجم کے ذریعے ہیئتی تنقید کو باقاعدہ زیر بحث لایا جاتا رہا غور کریں تو یہ وہی زمانہ ہے جب ساختیات کے مباحث مغرب میں زوروں پر تھے۔ ساختیات کی قبولیت روسی ہیئتی تنقید کو از سرنو زیرِ بحث لانے کی بڑی وجہ ثابت ہوئی۔ وجہ یہ کہ ساختیات اور ہیئتی تنقید کے بنیادی فکری جہات، طریق کار اور نظریات بہت حد تک ہم آہنگ تھے۔ اسی طرح نئی تنقید کے بنیادی افکار بھی ہیئتی تنقید کے بنیادی موقف سے میل کھاتے تھے جیسا کہ ہیئتی تنقید، اسلوب، میں بہت دلچسپی رکھنے ساتھ ساتھ ادبی نظریے کو سائنسی بنیادوں پر استوار کرنے کی خواہاں تھی ویسے ہی نئی تنقید متن کی مخصوص لفظی ترتیب کے ساتھ ساتھ ادبی مفہوم کی روایتی، مروّجہ اور غیر تصوراتی نوعیت پر زور صرف کرتی تھی دونوں مکتبہ ہائے فکر میں کمال درجے کی مماثلت تھی۔ روسی ہیئت پسندی کو دنیا بھر میں مقبول بنانے میں جن معتبر کتابوں نے بنیادی کردار ادا کیا۔ ان کے بارے میں ڈاکٹر گوپی چند نارنگ کی تحقیق لائقِ تحسین ہے، لکھتے ہیں:

> ”روسی ہیئت پسندوں میں یورپی ممالک کی دلچسپی کا آغاز Doctor Erlich کی کتاب Russian Formalism: History-Doctrine سے ہوا جو ۱۹۵۵ء میں شامل ہوئی تھی لیکن روسی ہیئت پسندوں کی تحریریں پہلی Lemon & Reis کے ترجمے کے ذریعے Russian Formalist Criticism: Four Essays کے نام سے ۱۹۶۵ء میں منظرِ عام پر آئیں اسی سال بلغاریہ کے مشہور ساختیاتی مفکر تودوروف (Tzvetan Todarov) نے روسی ہیئت پسندوں پر فرانسیسی میں اپنی کتاب Theorie De La Litterature شائع کی اور بعد میں اپنے ایک مفصل مقالے میں ہیئت پسندوں اور ساختیاتی فکر کی مطابقتوں کا مطالعہ بھی پیش کیا۔ ۱۹۶۸ء میں میخائل باختن (Mikhail Bakhtin) کی شہرۂ آفاق تصنیف Rabelais and his world شائع ہوئی جو اصلاً ۱۹۴۰ء میں لکھی گئی تھی باختن ہیئت پسندوں اور ساختیاتی مفکرین کے درمیان ایک اہم کڑی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس سے پہلے وہ دوستووسکی کی شعریات پر ۱۹۲۹ء میں اپنی تصنیف شائع کر چکا تھا اس کی یہ دونوں کتابیں انگریزی میں ساتویں اور آٹھویں دہائی میں منظرِ عام پر آئیں ان کے علاوہ Pomorska اور Matejka کی Readings in Rusian poetics نے بھی جو ۱۹۷۱ء میں

شائع ہوئی روسی ہیئت پسندی کو برطانیہ، فرانس اور امریکہ میں روشناس کرانے میں
نہایت اہم کردار ادا کیا۔ ''(۱۱)

مکتبہ ہائے فکر کے مابین ائتلاف اور اختلاف

بیشتر روسی ہیئت پسند ۱۸۹۰ء کی پیداوار تھے اور جنگِ عظیم ۱۹۱۶ء کے دوران معروف ہوئے انہوں نے کمیونیسٹ انقلاب کے بعد اپنے افکار کو اکادمیہ کی تعمیر نو کے ذریعے اداراتی طور پر قائم کیا۔ تاہم ۱۹۲۰ء کے اواخر میں سٹالن ازم کے عروج کے دوران اہمیت کھو بیٹھے انہوں نے ادب کے روحانی، سماجی، تاریخی اور فلسفیانہ تصورات پر ضرب کاری لگائی اس لحاظ سے ان کے فکری تانے بانے جدید فن و ادب کی تحریک فیوچرازم کی جمالیاتی حسیت و شعور سے جا ملتے ہیں۔ یہ مستقبل پسندوں کا ہی نکتہ نظر تھا جس میں ادب کی اثر انگیزی اور شاعری کی تفہیم خالص لسانی سطح پر مرکز نگاہ رہی۔ روسی ہیئت پسندی ابتدائی دنوں میں جغرافیائی لحاظ سے مراکز میں منقسم رہی ۱۹۱۵ء میں ''ماسکو لسانی سرکل'' قائم کیا گیا جس کے بنیادگزاروں میں پیٹر بوگا ٹیرف (Peter Bogotyrev)، رومن جیکب سن (Roman Jakobson) اور گریگری وینوکر (Grigory vinokur) تھے دوسری جانب ۱۹۱۶ء میں پیٹرس برگ میں Opojaz (مجلس مطالعہ شعری زبان) قائم ہوئی جس کے بانیوں میں بورس آئخن بام (Boris Eikhenbaum) وکٹر شکلووسکی (Viktor Shklovsky) اور یوری تینیا نوف (Yury Tynhyanov) تھے۔

اِن ہر دو مکتبہ ہائے فکر کا بارِ دگر ذکر کرنے کا اصل مقصد یہ ہے کہ ان کے بنیادی افکار کے مابین نحیف اختلاف کو واضح کیا جائے، ہر چند ان میں دوستانہ روابط تھے مگر ادب پر دونوں کا نکتہ نظر قدرے مختلف تھا۔ بنیادی طور پر دو اختلاف بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔

- ☆ ماسکو سکول کے مطابق بنیادی تصور 'شاعری جمالیاتی عمل سے متحدہ زبان' تھا جبکہ پیٹرس برگ والوں نے مختلف دعویٰ کیا کہ شعری موٹف ہمیشہ لسانی مواد کے اظہار کا ہی نام نہیں ہے۔
- ☆ پہلے مکتب والوں نے کہا کہ ادبی اصناف کا تاریخی ارتقا سماجیاتی بنیادوں کا حامل ہے جبکہ دوسرے مکتب والوں نے ادبی اصناف کے خودمختارانہ اور خود مکتفی ارتقا پر زور دیا۔

بیسویں صدی کے دوسرے عشرے میں Opojaz پیٹرس برگ کے تاریخ فنون کے ریاستی ادارے کا حصہ بن گئی اور ماسکو سکول جو کہ جیکب سن اور بوگا ٹیرف کے پراگ ہجرت کر جانے کے سبب متغیر ہوا تھا وہ ماسکو کے ریاستی ادارہ برائے مطالعہ فنون کی شاخ بن گیا اس تنظیم کے اراکین سٹیٹ یونیورسٹی میں ایڈمن ہسرل کے شاگرد گستاف شپیٹ (Gustav shpet) کی تعلیمات سے بے حد متاثر تھے جنہوں نے ۱۹۲۰ء کے اواخر میں ہیئت پسندوں کے بنیادی تصورات طریق کا از سرِ نو جائزہ لیا۔

اس تجزیاتی کام کو بعض شارحین نے ہیئتی فلسفیانہ مکتبِ فکر، کا نام دیا۔ وکٹر شرمنسکی (Victor Zhirmunsky) نے ہیئتی طریق کی توضیح کرتے ہوئے لکھا۔

> ’’ایک عام اور مبہم کلمہ ہیئتی طریق عموماً شعری زبان و اسلوب پر کیے گئے کام کو ایک وسیع تر تناظر میں لاتا ہے جس میں تاریخی و نظریاتی شعریات، مطالعہ بحور، صوتی آہنگ غنائیت، اسلوبیات، قواعدِ صرف و نحو، کہانی کی ساخت، ادبی اصناف کی تاریخ اور دیگر اقسام وغیرہ شامل ہیں۔ میرے خیال میں واضح ہے کہ اصولی طور پر اس کلمے کا نام نئے طریق کے بجائے علم و فضل کا مہماتِ نو یا علمی مسائل کے نئے دائرے کار کے طور پر لینا زیادہ درست ہوگا۔‘‘(۱۲)

آئخن بام نے شرمنسکی کی اسطفائیت/انتخابیت کے بعض نکات پر کچھ اتفاق کرنے کے ساتھ ساتھ کڑی تنقید کا بھی نشانہ بنایا۔ اور ہیئتی طریق مطالعہ کے دفاع میں واضح موقف اختیار کیا کہ:

> ’’ہیئتی طریق، مسلسل ارتقاء اور تحقیق کے باعث روایتی اصول طریقیات سے کہیں آگے بڑھ چکا ہے اور ایک خاص سائنس کا روپ دھار رہا ہے جس میں ادب کا تصور مخصوص حقائق کے تسلسل سے عبارت ہے اس سائنس کی حدود میں بہت سے طریق وضع کیے جا سکتے ہیں لہٰذا اس تحریک کا نام بطور ہیئتی تحریک جو کہ اب مسلمہ ہے، کچھ وضاحت چاہتا ہے ہمارے سامنے فارمل ازم ایک جمالیاتی تحریک ہے اور نہ ہی طریقیات (یعنی ایک محدود علمی نظام کے طور پر بامعنی ہے) ملک ایک آزاد اور جداگانہ ادبی سائنس ہے جو ادبی مواد کے مخصوص اوصاف کی اساس پر قائم ہونے کے لیے کوشاں ہے۔‘‘(۱۳)

توماشیوکی، روسی ہیئت پسندی کا دفاع کرتے ہوئے یہ موقف اختیار کرتے ہیں کہ روسی ہیئت پسند شعریات کو جامع طور پر ایک ایسا اصول سمجھتے ہیں جو ادب کے مظہری پہلوؤں کا مطالعہ کرتا ہے اور اس کے جوہر کی موجودگی کا منکر ہے، اس کے برخلاف رومن جیکب سن یہ دلیل دیتا ہے کہ قدیم ادبی تنقید کا بنیادی منشور اِک فرضی عمل کو پیش نظر رکھتا تھا تاہم ادبی جوہر کے بجائے، واقعاتی مظاہر کی جستجو، درست عمل نہیں ہے ادبی سائنس کا موضوع ادب نہیں شعریت ہے۔ یعنی:

> ’’وہ شے جو کہ متن کو ادبی بناتی ہے۔‘‘(۱۴)

لہٰذا روسی ہئیتی ادبی سائنس کی علمیاتی بنیادیں توماشیوکی کی واضح مظہریت پسندی اور جیکب سن کی مرادی مظہریات میں تطابق پر استوار ہیں آئخن بام نے واضح طور پر کہا ہے علمیاتی واحدانیت یعنی ادب کے تکثیری عمل کو کسی ایک وضاحتی اصول میں ڈھالنا روایتی روسی ادبی علمیت کا اصل و بنیادی گناہ تھا وہ کہتا ہے کہ:

> ’’او پاجاز آج کل ہئیتی طریق کے زیرِ اثر کہلاتی ہے، گمراہ کن ہے وجہ یہ کہ بنیادی اہمیت طریق کے بجائے اصول کی ہے روسی مفکرین اور روسی علمیت دونوں واحدانیت کے تصور کے مضر اثرات سے نہیں بچ سکے مارکس ایک اچھے جرمن کی طرح عمر بھر اقتصادیات سے منسلک رہا اور دیگر روسی احباب جو اپنے کسی علمی، شعورِ کائنات کے حامل نہیں تھے صرف اس کی طرف رجحان رکھتے تھے انہوں نے جرمن علمی روایت سے محض سیکھنا سکھانا پیش نظر رکھا لہٰذا نکتہ نظر ہمارے ملک کا حاکم قرار پایا اور باقی اس کی سرگردگی میں عمل پیرا رہے حالانکہ ایک بنیادی اصول دریافت کیا جاتا تھا اور اس کی بنیاد پر نظامات تشکیل دیے جاتے تھے چونکہ ادب ان میں کہیں بھی نہیں آتا تھا لہٰذا وہ راندۂ درگاہ قرار پائے۔‘‘(۱۵)

پراگ ساختیات اور نو مارکیست جو کہ ذہنی طور پر روسی ہیئت پسندی سے ایک تعلق رکھتی ہیں (تفصیل آگے آئے گی) میخائل باختن کی سرکردگی میں قائم ہوئی اس نکتے کی توضیح کے لیے روسی ہیئت پسندی کے تین نمایاں مؤرّخین وکٹر ارلچ (Victor Erlich) یوری سٹرائٹر (Jury Striedter) اور ایج ہانسن لوف (Age Hansen-Love) کے افکار بڑی اہمیت رکھتے ہیں روسی ہیئت پسندی اور پراگ سکول میں جغرافیاتی انسلاکات ناقابلِ انکار ہیں دونوں نہ صرف مشترک اراکین رکھتے ہیں بلکہ پراگ والوں نے شعوری طور پر ہیئتی مکتب کی ماسکو شاخ کے نام پر اپنی تحریک کا نام بھی رکھا۔ یہی نہیں کئی معروف و اہم ہیئت پسند مفکرین (توماشیوکی، تنیانوف، وینوکر Vinokur) نے ۱۹۲۰ء کے دوران پراگ سرکل میں مقالات پڑھے جن سے چیکوسلوا کیا کے مفکرین فیض یاب ہوئے اس تعلق کی بنیاد دیکھتے ہوئے یہ امر حیران کن نہیں کہ وکٹر ارلچ نے اپنی مشہورِ زمانہ کتاب روسی ہیئت پسندی کا ایک باب پراگ سکول کے نام کیا۔

ارلچ چیکوسلوا کیا کی ہیئت پسندی کا وہ مہا تصور متعارف کرواتا ہے جو بعد ازاں پراگ سکول کے تغیر و تبدل کے باعث ساختیات کہلایا جہاں ارلچ کا تاریخی بیان روسی ہیئت پسندی اور پراگ ساختیات کو باہم جوڑتا ہے وہاں سٹرائٹر ان کے درجہ بہ درجہ انحراف کا چارٹ مرتب کرتا ہے اس کے علاوہ روسی ہیئت پسندی سے پراگ ساختیات تک بنیادی افکار میں جو

تغیرات رونما ہوئے تھے ان کی توضیح کرتے ہوئے ادب کی تعریف کا بنیادی شعور تین ادوار سے گزرتے ہوئے دکھاتا ہے۔ یہ دراصل روسی ہیئت پسندی کے بنیادی موقف کی تین بدلتی ہوئی صورتیں ہیں۔

۱۔ ادب پارہ تکنیکوں کا مجموعہ ہے جو اجنبیانے کے عمل پر استوار ہے اور اس کا مقصد ایک مزاحم ادراک (Impeded Pereeption) کا اظہار ہے۔

۲۔ ادب پارہ مخصوص عمودی و افقی اعمال کے لحاظ سے تکنیکوں کا نظام ہے۔

۳۔ ادب پارہ ایک جمالیاتی عمل سے متحد اشارہ (Sign) ہے۔ ”(۱۶)

ان تینوں میں سے سڑائٹر کے پہلے اور آخری ماڈل کو روسی ہیئت پسندی اور پراگ ساختیات سے منسلک کیا جا سکتا ہے۔ ارلچ اور سڑائٹر اس بات پر متفق ہیں کہ باختن سکول کا نظریاتی عمل روسی ہیئت پسندی کی حدود سے متجاوز ہے بطورِ خاص ارلچ اس بات پر مصر ہے کہ وہ باختن کو نئے ہیئت پسندانہ ارتقاء میں شامل کرتے ہوئے اصولی طور پر اسے ہیئت پسندی کے لیبل سے الگ کرتا ہے لیکن سڑائٹر باختن کو ہیئت پسندی سے الگ نہیں کرتا ویانا سکالر ہان سن لوف ہیئتی دبستان کی تاریخ کو تین ادوار منقسم کرتا ہے جس میں تیسرا دور نہ صرف سماجی و تاریخی اہداف پر مبنی ہے (یعنی آئخن بام اور تینیانوف کے افکار پیش کرتا ہے) بلکہ سماجی ساختیات اور نظریہ ابلاغ کو بھی محیط ہے ہان سن لوف کے مطابق یہ اپروچ باختن گروپ اور لیف وگوسکی (Lev-vygotsky) نفسیات دان کے خیالات پر بھی مبنی ہے لہٰذا اس کے مطابق باختن اور اس کے پیروکار روسی ہیئت پسندی کا لازمی جزو ہیں۔ روسی ہیئت پسندوں نے اپنے سائنسی ماڈل کی تیاری کے لیے دو اصولوں کو بنیاد بنایا۔

> ۱۔ کہ اسے (سائنسی ماڈل) نہ صرف ادبی عمل کے تہذیبی تناظر کو موضوع بنانا چاہیے بلکہ خود ادب کو بھی زیرِ بحث لانا چاہیے خاص کر اس کے وہ اوصاف جو اسے دوسری انسانی سرگرمیوں سے جدا کرتے ہیں۔
>
> ۲۔ اسے ادبی نظریے کے تحت پنپنے والی روایتی مابعد الطبیعاتی سوچ سے بچنا چاہیے اور بغیر کسی قبل مفروضوں کے، براہِ راست ادبی حقائق تک پہنچنا چاہیے۔ ”(۱۷)

ہر چند مذکورہ دو اصولوں کی نظری بنیادیں کافی حد تک مقبول رہیں مگر ان کی اطلاقی جہات نے کافی مسائل کھڑے کیے۔ ہیئت پسند ادب کی تخصیص کے عمومی مفروضے پر تو متفق رہے لیکن وہ اس تخصیص کی نوعیت پر کوئی مشترک تصور وضع نہ کر سکے تاہم اس سے مراد یہ ہرگز نہیں کہ روسی ہیئت پسند اپنے مقاصد میں ناکام ہوئے۔ تائید و استرداد، منفی و مثبت پہلو ہر فکری تحریک کا لازمی حصہ ہوتے ہیں۔ روسی ہیئت پسندی کی کامیابی کی آئخن بام نے ۱۹۲۵ء میں اِن الفاظ میں توثیق کی۔

> ”اور ان (اصولوں) سے منسلک رہنا اُس حد تک ہی ہے جس حد تک وہ اپنے مواد کے لحاظ سے پرکھے جاسکتے ہیں۔ اگر مواد ان کی جامعیت یا مزید تغیر ومتبدل پر اکساتا ہے تو ہمیں ان کو جامع کرنا چاہیے یا بدل دینا چاہیے اس لحاظ سے ہم اپنے ہی نظریات سے کافی حد تک آزاد ہیں جیسا کہ ایک سائنس ہونی چاہیے یعنی اگر ہم مانتے ہیں کہ عقیدے اور نظریے میں فرق ہوتا ہے، سائنس تیقنات قائم کرنے کے بجائے اغلاط پر قابو پانے سے فروغ پاتی ہے۔“(۱۸)

الغرض مذکورہ بحث سے یہ اندازہ کرنا آسان ہوگیا ہے کہ روسی ہیئت پسند تنقید کے ادب کے ضمن میں بنیادی افکار کیا ہیں؟ اس کے فروغ وارتقاء کیسے ممکن ہوا؟ کن ادبی تحاریک سے فکری رشتے تھے؟ اور ان رشتوں کا سیاق وسباق کیا تھا؟ ان کی باہمی آمیزش وآویزش کی وجوہ کیا تھیں؟ مجموعی طور پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ روسی ہیئت پسندوں نے شروع میں ہر چند ادب کی ہیئت کو مرکز توجہ بنایا مگر اس سے مراد یہ نہیں کہ انہوں نے ادب کے سماجی اور اخلاقی منصب کا کلیۃً رد کر دیا تھا۔ جیسا کہ وکٹر شکلووسکی نے اپنے مضمون ”آرٹ برائے تکنیک“ ۱۹۱۷ء وضاحت کی تھی کہ ادب ہمیں دنیا کو نئے سرے سے دیکھنے کی ہمت دیتا ہے۔ وہ جس چیز سے ہم مانوس ہو چکے ہوتے ہیں اس کو ادب، دوبارہ اجنبی بنا دیتا ہے ادب اشیا کے محض تحت الشعوری عمل آگہی کے بجائے ان پر ایک تازہ نظر ڈالتا ہے۔ ادب اس لیے موجود ہے کہ ہم احساسِ زندگی کو بحال رکھ سکیں یعنی ادب کا مقصد اشیاء کے خالص احساساتی ادراک کو پیش کرنا ہے نہ کہ ان کی علمی حیثیت کو—— روسی ہیئت پسندی کے تحت ادب پر تازہ نظر ڈالنے کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم دنیا کو اس کی پوری آب وتاب کے ساتھ دیکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں یا یہ کہ اس کی حقیقی عظمت وجلال سے آگاہ ہو جاتے ہیں۔ روسی ہیئت پسندی کا بنیادی کام یہ تھا کہ وہ سمجھیں کہ ادب بذاتِ خود کیا ہے؟ ادب کی کارکردگی کا طریق کیا ہے؟ ادب کی تازہ کاری کے اثرات کیسے نمو کرتے ہیں؟ ادب کا عمل کس طرح کارفرما ہوتا ہے؟ یا ادب کیسے عمل آرا ہوتا ہے؟ ادب اپنی تازہ کاری اور تازہ نگاہی کے اثرات تک کیسے پہنچتا ہے؟ ادب کی شعریت (Litraryness) کن ذرائع پر استوار ہے؟

روسی ہیئت پسندوں کا پہلا اجلاس ۱۹۱۶ء میں ماسکو میں ہوا تو اس کا بنیادی قضیہ ہی شعریت تھا یا ادب کے بجائے ادبیت تھی یعنی وہ شے جو ادب کو منفرد ہیئت عطا کرتی ہے انہوں نے مطالعۂ ادب کو ایک سائنس کے طور پر لیتے ہوئے ایک سچے سائنس دان کی طرح اس کے عمومی اصول مرتب کیے ان کے نزدیک شعریت سے مراد شاعری میں زبان کا اجنبی ہو جانا اور یہی لسانی اجنبیت، قاری کو ادراک کی اجنبیت کی طرف لے جاتی ہے تاکہ وہ اسے بہ اندازِ دگر دیکھ سکے بڑا سوال یہ تھا کہ شاعری عام زبان کو کس طرح اجنبی بنا دیتی ہے؟ ان کے نزدیک یہ عمل شعری تکنیکوں مثلاً تکرارِ صوت، قافیہ، بحر، وزن، شعری مصرعوں کی

تفہیم کے ذریعے انجام پاتا ہے انہی تکنیکوں کا سہارا لے کر انہوں نے متن کے مروّجہ متعلقات، تصورات سے صرفِ نظر کیا اور زبان کی متن میں کارکردگی کو بنیاد بنایا۔

روسی ہیئت پسندی میں ادب اور فن کو ایک ایسی فارم (ہیئت) گردانا گیا جس کی اصل حقیقت، اہمیت اور معنویت خود یہ فارم (ہیئت) ہے نہ کہ موضوع و معنی۔ ہیئت پسندوں نے ادب کے Non-Representationl اور Non Expressive کو مرکزِ نگاہ بنایا اور ادبی متن ایک ایسی ادبی سائنس کو وضع کرنا تھا جس کا مدعا و مقصد بہ قول رومن جیک سن ''ادب نہیں بلکہ ادبیت تھا۔''(۱۹) یعنی مواد سے غرض نہ تھی بلکہ صرف فارم (ہیئت) ہی ان کا مطمحِ نظر تھی یا وہ شے یا کارکردگی جس کے سبب سے متن، ادبی مرتبے پر فائز ہوتا ہے اور دیگر متون سے الگ ہوتا ہے۔ روسی ہیئت پسند ادب کی صداقت کو معنیات پر استوار کرنے کے بجائے فارم پر استوار کرتے تھے دوسرے لفظوں میں ادب، ہیئت سے امتیاز پاتا ہے مواد سے نہیں مگر اس سے یہ مراد لینا درست نہیں کہ وہ ادب کو سائنسی تحقیقی (Reductive) عمل کے تابع کر کے اسے جمالیات سے الگ اور محروم کرنا چاہتے تھے بلکہ:

> ''وہ (روسی ہیئت پسند) اس نظام شعریات کی جستجو میں تھے اور اسے سائنسی تجزیاتی بیانیے میں پیش کرنے میں سرگرم تھے جس کی موجودگی اور فعالیت کسی لسانی تشکیل کو ادب بناتی ہے چنانچہ انہوں نے اپنی ادبی سائنس کے موضوع کے امتیازات اور حدود کو متعین کرتے ہوئے اپنی ساری توجہ ادب کے ''کیا'' کے بجائے ''کیسے'' پر مرکوز کی۔''(۲۰)

اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ ہیئت پسندوں کے نزدیک فارم (ہیئت) ہی سب کچھ تھی یا پھر ہیئت کو تشکیل دینے والی زبان کے اسلوبی وسائل، سب سے پہلے انہوں نے ادبی اور غیر ادبی زبان میں تفریق و امتیاز کو واضح کیا اور پھر ادبی زبان کو مخصوص ادبی وسائل سے عبارت قرار دیا۔ انہوں نے ادب کے معنیاتی نکتے اور تخلیق کار کو رد کرتے ہوئے اسلوبی وسائل کو ہی غیر معمولی اہمیت دی۔ بیشتر ہیئت پسندوں نے یہی موقف اختیار کیا۔ یہاں تک کہ اوپا جاز، سرکل کے حامیوں نے تو یہ موقف اختیار کیا کہ:

> ''تخلیق کار نام کی کوئی چیز وجود نہیں رکھتی صرف شاعری اور ادب (بہ اعتبار ہیئت) کا وجود ہے۔''(۲۱)

یہی وہ مرکزی نکتہ ہے جسے بعد ازاں امریکی نئی تنقید نے اپنایا اور ساختیات کی فکری بنیادیں اسی نکتہ پہ استوار ہوئیں۔ یعنی ادب، ادبیت سے ہے اور ادبیت، شعریات (اسلوبی وسائل) سے عبارت ہے۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ وزیر آغا، ڈاکٹر، تنقید اور جدید اُردو تنقید، کراچی: انجمن ترقی اُردو، ۱۹۸۹ء، ص۴۱۔۴۲

۲۔ ناصر عباس نیر، جدید اور مابعد جدید تنقید، کراچی: انجمن ترقی اُردو، ۲۰۰۴ء، ص ۵۷

۳۔ رامن سیلڈن، نظریۂ ادب کے رہنما اصول، مترجم: اعزاز باقر، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۱۲ء، ص۲

4- J.A Guddon, Dictionary of Literary Terms S. Literary Theories, London, Penguin Books, 4th Edition, 1998, P-327

5- Ibid, P-327

6- Modern critiism and theory, Edited by david lodge, London, Longman, 1990, P-31

۷۔ رامن سیلڈن، نظریہ ادب کے رہنما اصول، ص۲۔۳

۸۔ گوپی چند نارنگ، ساختیات پسِ ساختیات اور مشرقی شعریات، لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۱۹۹۴ء، ص۸۲

۹۔ ناصر عباس نیر، جدید اور مابعد جدید تنقید، ص ۵۸۔۵۹

۱۰۔ رامن سیلڈن، نظریہ ادب کے رہنما اصول، محولا بالا، ص۳۔۴

۱۱۔ گوپی چند نارنگ، ساختیات پسِ ساختیات اور مشرقی شعریات، لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۱۹۹۴ء، ص۷۹۔۸۰

12- Raman Selden, The Cambridge History of Literary criticism vol.8, Combridge University Press Reprinted 2004, P-20

13- Ibid, P-21

14- Ibid, P-21-22

15- Ibid, P-22

16- Ibid, P-23

17- Ibid, P-23-24

18- Ibid, P-25

19- K.M Newton, Twentienth-centurary literary theory, London, Mackmilan Educational Ltd. 1988, P-21

۲۰۔ ناصر عباس نیر، جدید اور مابعد جدید تنقید، ص۵۹

21- J.A Guddon, Dictionary of Literary Terms S. Literary Theories, London, Penguin Books, 4th Edition, 1998, P-328

اصل عبارت:

"There are not poets or literary figures: There is just poetry and litrature."